© rasailojaraid.com

آزر کاشمیری

آہ! مولانا ابوبکر غزنویؒ

بوبکر، آہ! داغِ جدائی کا دے گیا
مجھ نغمہ گو کو اذنِ دہائی کا دے گیا

وہ پتھروں کے درمیان اک آبشار تھا
فکر و نظر کی وادی میں مہکار اس سے تھی
لہجہ کہ جیسے غنچے چٹکتے ہوں دم بدم
سیرت تھی اُجلی جیسے تبسم بہار کا
اسلاف کے نقوش نمایاں تھے ذات میں
غزنی کے ماہ تاب کی روپہلی اک کرن
خلوت میں ذکر و فکر کی رعنائیاں رہیں
وہ علم و فضل و دانش و حکمت کا اعتبار
اک جانشینِ سیدِ خیرالوریٰ تھا وہ

دورِ خزاں میں صورتِ ابرِ بہار تھا
نطق و قلم میں شوخیٔ اظہار اس سے تھی
الفاظ یوں کہ موتی ہوں تسبیح کے بہم
صورت کہ جیسے صبح کے تارے کی روشنیاں
اسلام کا تھا رنگ نمایاں صفات میں
اک پھول جس سے مہکا مرے دیس کا چمن
جلوت میں عزم و جہد کی تابانیاں رہیں
اس دور میں تھا منبر و محراب کا وقار
اک پاکباز بندۂ ربِ علیٰ تھا وہ

آباد اس کی ذات سے تھی بزمِ دوستاں،
اب ایسے پیارے لوگ زمانے میں ہیں کہاں!

© rasailojaraid.com